مہاتما گاندھی کو دعوت اسلام

دنیا کا امن اور ایشیا کی سلامتی و ترقی دنیا کی اسلامی اقوام کے اتحاد سے ہوگی۔ اور ان کو

ایک ہنما درکار ہے

دہلی والے غریب حسن نظامی نے لکھا اور شائع کیا

اپریل ۱۹۲۰ء

مطبوعہ محبوب المطابع برقی پریس دہلی

تعداد ۱۰ ہزار

بلا قیمت

حسن نظامی کی دعوت اسلام مہاتما گاندھی کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اور اس کے رسول کی صداقت کا تصور کرنے کے بعد دہلی والے غریب **حسن نظامی** کی طرف سے یہ پیام ہے ہندوستان کے محبوب مقصود اور دنیا کی صداقت چاہنے والی اقوام کے مطلوب **مہاتما گاندھی** کے نام۔ آپ پر اللہ اپنی سلامتی نازل کرے۔ میں ایک کلمہ کی آپ کو دعوت دیتا ہوں جو مجھ میں اور آپ میں یکساں موجود ہے اور جس کی قدر و عظمت کو آپ میری طرح یا شاید مجھ سے بھی کچھ زیادہ جانتے ہیں۔ وہ کلمہ محض یہ ہے کہ اللہ ایک ہی ہے۔ اور محمد اسی اکیلے یکتا کے آخری پیغام رساں اس زمین پر تھے

میرا یہ پیام ہر قسم کی ذاتی اغراض سے پاک ہے۔ میں قوم کے سردار مولانا محمد علی کی اس خواہش کا مؤید ہوں کہ وہ آپ کو خود آپ کی بہتری کے لیے مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں اور میں آپ کے افریقن دوست کی اس تمنا کا بھی تائید کرنے والا ہوں کہ وہ آپ کو عیسائی بنانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں نے اپنے خیال کے موافق آپ کے لیے اس سب سے بڑی خوبی کو پسند کیا جس کو وہ خود اپنے لیے سب سے اعلیٰ چیز تصور کرتے ہیں۔

اس تائید کے ساتھ ہی میں اتنا اضافہ اور کرتا ہوں کہ میری دعوت اسلام آپ کی ذاتی بھلائی سے بھی ایک اونچے مقصد کے لیے ہے اور وہ ایشیا کی تمام قوموں کا متحد ہونا اور راست بازی سے ترقی کرنا۔ اگر آپ مسلمان ہو جائیں تو ایشیا و یورپ و افریقہ کی بے شمار اقوام جو مسلمان ہیں آپ کی رہنمائی سے متحد اور زندہ ہو سکتی ہیں اور مقصد الٰہی کے موافق انسانوں کا صحیح دائرہ انسانی میں متحد ہو جانا یورپ کے ان سب گناہوں کو دور کرنے والا ہوگا جن کی وجہ سے ایشیا کی پراگندگی اور کمزوری کے سبب اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ اور پھر تمام عالم میں امن و اطمینان کی وہ دولت قائم ہو جائیگا جس کی ہر دل کو طلب ہے

میں نے کہا کہ میں آپ کے افریقن دوست کی بھی تائید کرتا ہوں کہ آپ عیسائی ہو جائیں اس کی تشریح یہ ہے کہ مسلمان سچا عیسائی ہوتا ہے اور مسلمان ہی سچا یہودی ہوتا ہے اور مسلمان ہی سچا پارسی اور سچا ہندو ہوتا ہے اگر وہ اسلام کے اصلی اصول کو سمجھتا اور فقہا کے پیچیدہ تفریعات

کے بندھنوں کا قیدی نہ ہو پس آپ کا مسلمان ہوجانا عیسائیت ۔ یہودیت اور آپکے ہندو مذہب کے ذرا بھی خلاف نہیں ہی۔ بلکہ مسلمان ہوکر آپ عیسائی مذہب یہودی مذہب اور ہندو مذہب کے اصلی قائم مقام ہوجائینگے۔

آپ نے بارہا فرمایا ہی کہ آپ سچے ہندو ہیں ۔ اور آپ نے سوامی شردہانند اور مولینا محمد علی کی تازہ اختلافی خط وکتابت پر اپنی رائے لکھتے وقت اب بھی ظاہر کیا ہی کہ آپ کو ہندو مذہب کی شرکت میں یعنی ہندو رہنے میں اطمینان حاصل ہی۔ یہ آپ نے بالکل سچ فرمایا ہی کیونکہ خود مجھکو باوجود مسلمان ہونے کے ہندو مذہب کے بعض امور قابل تسلی و اطمینان معلوم ہوتے ہیں اور میں نے اس کو اپنی کتاب کرشن جیون کے دیباچہ میں تفصیل سے لکھا ہی جس کو آپ پڑھ چکے ہیں ۔

مگر میں آپ کو اسلام کی دعوت اس لیے نہیں دیتا کہ آپ ہندو مذہب کی قابل اطمینان صداقتوں کے منکر ہوجائیں یا عیسائی مذہب کی قابل تسلیم خوبیوں سے آنکھیں بند کرلیں۔ میں تو یہ دعوت اس لئے دیتا ہوں کہ آپکے ہندو مذہب کی صداقتوں اور دنیا کے ایک بڑے مذہب عیسائیت کی خوبیوں کو آپ کی ذات سے وہ فائدہ پہنچ سکے جو آپ کے دل کا ارادہ اور مقصد ہی اور اس کا امکان اسی صورت میں ہے کہ آپ مسلمان ہوجائیں اور دنیا کی پراگندہ مسلم اقوام کو اپنے اصول صداقت پر جمع کرلیں تاکہ پھر دنیا کے ہر مذہب کی اس مضبوط اتحاد کی طاقت سے حفاظت ہوسکے اور عیسائیت اور ہندو مذہب کی خوبیاں اصلی شان میں محفوظ ہوجائیں ۔

میں جانتا ہوں میرا یہ دعوت نامہ پڑھتے ہی آپ کو موجودہ مسلمانوں کی اسلامی حالت سے شک پیدا ہوگا کہ کیا ایسے مشتبہ اسلام کا بلاوا دیا جاتا ہی جس کا نمونہ آج کل کے مسلمان ہیں ۔ مگر فوراً ہی آپ کی نیک گمانی اور ضمیر کی ایمانی قوت آپکا یہ شک دور کردیگی اور آپ سمجھ لیں گے کہ موجودہ مسلمان اسلام کا اصلی نمونہ نہیں ہیں۔ ان کو تین قوتوں نے اسلام سے بہت دور کردیا ہی۔ ایک: امیر معاویہ سے لیکر آجتک کے بادشاہت پرست حکام نے ۔ دوسرے فقہا کے پیچیدہ تفرعات نے ۔ تیسرے فقراء کے توہمات نے۔ اسلام کو اگر دیکھنا ہی تو اس کی سادگی قرآن شریف میں ہی اور خود رسول اللہ صلعم کی عملی زندگی میں ہی اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے طرز حکومت میں ہی۔

آپ نے تمام دنیا سے زیادہ یورپ و امریکہ کی موجودہ جمہوریت کو غور سے دیکھا ہی اور جو کچھ اس کا طرز عمل ہے اور جیسے نتائج اس سے پیدا ہوئے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کی ابتدائی جمہوریت پر بھی نظر ڈالی ہوگی کہ یہی وہ اصلی چیز تھی جس میں اخلاص تھا۔ انصاف تھا۔ صداقت تھی۔ مساوات تھی۔ اور یورپ و امریکہ کی مروجہ جمہوریت کے مشہور عیبوں میں کوئی عیب بھی اس میں نہ تھا۔ اور آپ نے اس کی وجہ بھی سمجھ لی ہوگی کہ اسلام کی اس اصلی جمہوریت کی روح

اسلام کی سادگی اور صداقت تھی۔

جب آپ کا ضمیر اور ایمان یہ سمجھا دیتا ہوگا تو میری یہ دعوت اسلام یقیناً ایک سچی دعوت معلوم ہوگی۔ اور آپ اس پر ضرور غور فرمائیں گے۔

میرا ایمان ہے کہ آپ کسی انسان اور کسی مخلوق کے دشمن نہیں ہیں آپ کو تو جھوٹ۔ ظلم اور منافقت سے عداوت ہے۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان جھوٹ ظلم اور منافقت سے آزاد ہو۔ اور ہر وہ چیز جو اس غلبہ کا باعث ہے اس ملک سے جدا ہو جائے۔

صرف ہندوستان ہی نہیں۔ آپ تو تمام ایشیا و افریقہ۔ بلکہ تمام یورپ امریکہ کی بہتری و بھلائی چاہتے ہیں۔ آپ کی خواہش ہے کہ انسان علوم و معارف میں ترقی کرے مگر اس سے اس کا مقصود دھن نہ ہو بلکہ سچ ہو۔ یورپ امریکہ کی موجودہ ترقیاں دھن اور دولت کے لیے نظر آتی ہیں۔ من اور باطن ان میں سے بہت کم آدمیوں کے سامنے ہے۔ یہی وجہ ہے جو وہ ایشیا کی کمزور اقوام پر جھوٹ ظلم اور منافقت سے یا ہے۔ انصاف اور صاف دلی سے غلبہ پانے میں تمیز نہیں کرتے یعنی انکو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ ہم کس طریقہ سے غلبہ حاصل کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے سامنے صرف دھن دولت ہوتی ہے۔

پس اگر آپ مسلمان ہو جائیں تو آپکا نیک مقصد بہت آسانی سے پورا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پھر آپ کی ذات تمام اسلامی دنیا کا مرکز بنجائے گی اور یہ مرکزی قوت اپنے اخلاقی اثر سے تمام دنیا کی بداخلاقیوں کو پاک کر دے گی۔

میں سوامی شردہانند جی کے اس خیال کا بالکل مخالف ہوں جو انہوں نے اپنے اخبار تیج کے کئی نمبروں میں لکھا ہے کہ آپ نے خلافت اسلامیہ کی تائید خودغرضی کے سبب کی تھی اور مسلمان بھی کانگریس کے مومد خودغرضی سے ہوئے تھے۔ کیونکہ اگر آپ بھی خودغرض ہیں تو پھر بےغرض آدمی دنیا میں کوئی بھی نہ ملیگا۔ اور آسمان کے فرشتوں کو زمین پر آباد کرنے کی ضرورت پڑ جائے گی۔

میں بھی اپنی بیغرضی ظاہر کرنے کیلیے یہ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے جس دن سے آپ کو مخلص اور ہندوستان و تمام کائنات کا ہمدرد تسلیم کیا آجتک میرے عقیدہ میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اگرچہ میں آپ کے ساتھ جیل خانہ نہ جا سکا کیونکہ اس کی مجھ میں طاقت نہ تھی۔ نہ اسکولوں کے بائیکاٹ میں عملی حصہ لیا۔ کیونکہ اس کی مجھ میں عقل نہ تھی۔ نہ نوکریاں ترک کرانے کی کوشش کی۔ کیونکہ میرے زیر اثر ملازمت پیشہ بہت کم تھے۔ مگر کھدر کو میں نے قبول کیا۔ خود پہنا۔ بیوی کو پہنایا اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں میں رائج کیا اور آج کئی سال گزرنے کے باوجود جب میں یہ خط لکھ رہا ہوں میرے جسم پر کھدر ہے اور میری بیوی بچوں کے

بدن کھدر سے ملبوس ہیں اور میں ایک غریب آدمی کی طرح زمین پر بیٹھا رہتا ہوں۔ پس نہ آپ خودغرض ہیں نہ میں خودغرض ہوں۔

یہ خط اگرچہ معمولی درجہ کے ایک عام آدمی کا ہے لیکن ایسے کا ہے جس پر آپ مہربانی کرتے آئے ہیں اور جو آپ کا شروع سے آجتک عقیدتمند ہے۔

آپکے پیش نظر آجکل کئی مسائل ہیں ان میں سے بعض مسائل جو داخلہ کونسل وغیرہ کے ہیں ان کی نسبت کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا کیونکہ مجھ میں اتنا علم نہیں ہے نہ اتنی عقل ہے۔ البتہ ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ کا حل میرے خیال میں یہی ہے کہ آپ باقاعدہ مسلمان ہوجائیں اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی رہنمائی قبول کریں۔ یہ حیثیت قبول کرتے ہی آپ ہر مسلمان کو ایک معمولی اشارہ سے ہندوؤں کے ساتھ ملا سکتے ہیں کیونکہ درحقیقت اختلاف بہت معمولی باتوں کا ہے اور معمولی باتیں غیر معمولی واقعہ سے دب کر گم ہوجایا کرتی ہیں۔

آپکا مسلمان ہونا ہندو قوم کو مجموعی طور سے ناگوار نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مسلمان ہونا تو ہندو قوم کی ترقی و عظمت بڑھانے کا ایک سبب بن جائیگا اور اس سے تو وہ تمام اختلافات دور ہوجائیں گے جو ہندو قوم کی ترقی کے سد راہ ہیں۔ البتہ چند افراد اس تبدیلی سے ناراض ہوں گے۔ لیکن تمام دنیا کی بہتری اور بھلائی چاہنے والا چند آدمیوں کی ناراضی سے کبھی متاثر نہیں ہوسکتا۔

میری اس تحریر کے خلوص کا اندازہ اس اعلان سے آپ کرسکیں گے کہ اگر میں خود مہاتما گاندھی ہوتا اور مجھکو دنیا کی اقوام کی بہتری و بھلائی ہندو یا عیسائی بنجانے میں معلوم ہوتی تو میں ایک منٹ کی بھی دیر نہ کرتا اور فوراً ہندو یا عیسائی ہوجاتا۔

پس جبکہ آپ کے مسلمان ہوجانے میں سارے جہان کی بھلائی منحصر ہے تو مجھے یقین کرنا چاہیئے کہ آپ بھی فوراً مسلمان ہوجائیں گے۔

سوراج اور آزادی محض ہندوستان کو درکار نہیں ہے۔ اس کی ضرورت تو انگلستان کو بھی ہے۔ وہ خود سوراج سے محروم ہے جس سے ہم سوراج مانگ رہے ہیں۔ امریکہ اور فرانس بھی سوراج سے محروم ہیں۔ جن کی آزادی دیکھکر ہم کو سوراج کا خیال آتا ہے میں تو روس کے بالشویک کو بھی آزاد نہیں مانتا جب تک کہ ان میں تشدد کا خیال قائم ہے۔ آپ اگر مسلمان ہوجائیں تو دنیا بھر کے مسلمانوں کو عدم تشدد کے قدیمی اسلامی اصول کے مرکز پر لاسکتے ہیں اور ان کی جماعت کا اثر ساری دنیا کو عدم تشدد پر کاربند بنا سکتا ہے اور

یہی دنیا بھر کا سوراج ہوگا۔

آج نوجوان ترکوں نے خلافت منسوخ کردی۔ اس کا مسلمانوں کو رنج اور صدمہ ہے مگر نوجوان ترک کیا کریں اُن کے سامنے یورپ کی مادہ پرستی کا معیار ہے۔ وہ مذہب سے جدا نہ ہوتے تو کیا کرتے۔ اگر آپ مذہبی روحانیت کا معیار اُن کو دیں تو وہ دوڑ کر آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اور اُن کو یورپ کے معیار کی تقلید ترک کرنے میں کچھ بھی تردد نہ ہوگا کیونکہ ضرورت اور بچاؤ کے لیے ہر قوم جو مغلوب و کمزور ہے طرح طرح کے حیلے کر رہی ہے اور وہ اپنی سلامتی یورپ کی تقلید میں تصور کرتی ہے۔

مغرب کی خواہش ہے کہ مشرق بھی مغرب بن جائے۔ یہ ہو سکتا ہے یا نہ ہو سکے سوال تو یہ ہے کہ اس خواہش کے دل میں بھی یہ ہے یا نہیں کیونکہ مشرق کو مہذب اور متمدن بنانا تو صرف زبان کا دعویٰ ہے۔ اگر دل میں بھی یہ ہوتا تو آج آپ کے پیدا کرنے کی قدرت کو ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ خدا نے تو آپ کو اس لیے ظاہر کیا ہے کہ مغرب کی منافقت سے مغرب کو نجات دلائے وہ تکلیف میں ہے۔ اس کو حسد و رشک کی آگ جلا رہی ہے۔ اس کو جاہ و دولت کی حرص رات دن بیقرار رکھتی ہے۔ جسمانی راحت کے خیالی اور بے نتیجہ نصب العین نے روحانی اطمینان اس کے ہاتھوں سے چھین لیا ہے۔ اور جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ شیطان نے اُن کے کاموں کو اُن کی نگاہ میں اچھا کر کے دکھایا ہے۔ وہ اپنی اس مصیبت سے خوش ہیں اور رات دن اس تکلیف کو بڑھانے اور ترقی دینے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ لہذا آپ ہم ہندوستانیوں سے پہلے ان کی امداد کیجیے۔ کہ اُن کی مدد و اصلاح ہی سے ہم کو سوراج مل سکتا ہے اور آپ جب ہی تمام عالم کی امداد کر سکیں گے کہ اسلام کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں ہو۔

جس دن آپ مسلمان ہو جانے کا اعلان کریں گے مسلم قوم ہندو مذہب کی ایک ایک روایت کی حفاظت اپنے کندھوں پر اُٹھا لیگی۔ گاؤکشی قطعی بند ہو جائے گی۔ ہر ہندو اپنے مذہبی عبادت خانوں کو پہلے سے بھی زیادہ محفوظ اور آباد دیکھے گا۔ ہم سب سری رام چندر جی۔ سری کرشن جی۔ مہاتما گوتم بدھ اور ہر ہندو بزرگ کی عزت کو اپنا فرض تصور کریں گے۔ ہم گیتا جی اور رامائن اور ویدوں کی تعظیم میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھیں گے اور ہمیں وعدہ کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ تو قدرتاً خود ہی ظاہر ہو جائیگا۔ کیونکہ آپ جیسا مسلمان جب ہمارا پیشوا اور رہنما ہوگا جو تمام اسلامی دنیا کی افسری و سرداری کا مالک ہو پھر کس مسلمان کی یا کس مخالف ہندو مذہب کی مجال ہوگی جو وہ ہندو مذہب کو

بیڑی نظر سے بھی دیکھ سکے۔

یہ میرا خط تو ایک بہانہ ہے بات تو صل میں یہ ہے کہ خود قدرت کو منظور ہو کہ آپ علم اسلام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ خلافت کی جگہ اسی واسطے فطرت کے انقلاب نے خالی کی ہے کہ اس پر آپ کو قائم کیا جائے۔

جو کچھ آپ کی زبان سے نکلتا ہے۔ آپ خود نہیں بولتے۔ قدرت بولتی ہے جس دن آپ نے سردار توم مولینا محمد علی کو لکھا تھا کہ اسلام کا مستقبل ہندوستان کے ہاتھ میں ہے اسی دن دلوں نے قدرت کی مخفی آواز سن لی تھی کہ آپ ہی اسلام کے علم بردار ہونے والے ہیں اور تمام دنیا کی مسلم اقوام آپ ہی کے زیر سایہ اسلام کو زندہ کریں گی۔

مجھے امید ہے کہ آپ کی قوم کے سب ہندو بھائی بھی اس خط کی نیت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ میری نیت اس خط سے ہندو مذہب کی تردید ہرگز نہیں ہے۔ میں آپ کو مسلمان ہونے کی دعوت اس لیے نہیں دیتا کہ ہندو مذہب جھوٹا ہے یا بُرا ہے۔ بلکہ ہندوؤں کی حفاظت۔ ہندوؤں کی ترقی ہندوؤں کا تمام دنیا میں سربلند ہونا۔ ہندوؤں کا تمام مسلمان حکمران طبقہ کے مساوی ہو جانا اور ہندو مسلمانوں کی اس دوئی اور تفرقہ کا مٹ جانا مدنظر رہے جو مہاتما گاندھی کے مسلمان ہو جانے سے یقیناً حاصل ہو جائیگا۔

میں یہ خط اس غرض سے شائع بھی کرتا ہوں کہ میری دعوت اسلام کا مقصد ہر ہندو مسلمان جان لے اور اس پر وہ شبہ نہ کیا جائے تو آج کل غلط فہمی سے یا دانستہ کیا جاتا ہے۔ اور بعض اخبارات لکھتے ہیں۔ بعض مقرر کہتے ہیں کہ میں سب ہندوؤں کے مسلمان کرنے کی کوئی خفیہ سازش کر رہا ہوں۔ میرے مذہب نے سازش نہیں سکھائی۔ میں جو کچھ کہتا ہوں علانیہ کہتا ہوں۔ جو کچھ کرتا ہوں کھلم کھلا کرتا ہوں۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ جبر سے دھوکہ سے۔ لالچ سے کسی غیر مسلم کو مسلمان کیا جائے۔ میری خواہش صرف یہ ہے کہ اسلامی وحدت کے مرکز پر سب انسان جمع ہو جائیں اور دنیا کی یہ اختلافی تکلیف دور ہو، جس نے سب کو بے چین کر رکھا ہے۔

مہاتما جی آپ میری اس خواہش کو میرے الفاظ سے نہیں بلکہ ان

الفاظ کے اندرونی جذبہ سے اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور اسی کے لیے میں نے آپ کو مخاطب کیا ہے۔ تاکہ بہت جلد اسلام کا مستقبل ہندوستان میں پہلے پھولے اور اس کے سہارے تمام اقوام کے اختلافات اور تکالیف اور بداخلاقیاں دور ہوں۔

آمین

راقم

حسن نظامی

دہلی، درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی
حجرہ رین بسیرا
۲۳- اپریل سنہ ۱۹۲۴ء

ہر مسلمان سے درخواست ہے

اس خط کے پڑھنے والے مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ بھی ہر غیر مسلم کو مسلمان ہو جانے کا پیغام دیں تاکہ دنیا سے مذاہب کا اختلاف دور ہو اور سب آدمی ایک دل ہو جائیں۔

حسن نظامی